ھو الکافی ھذا ما یکفیک فی

المنطق

جس میں

مسائل اور مصطلحات منطقیہ اور انکی تعریفات سلیس اور صاف اردو میں بیان کی گئی ہیں
اسمیں صرف چندون کی محنت سالہا سال کی تضییع اوقات سے بچا سکتی ہے پھر
کبری کی ضرورت رہتی ہے نہ میزان منطق قال اقول تہذیب شرح تہذیب کی ترتیب طرز ادا
سب جدید و مفید یہ خاص جدت ہے کہ اکثر مثالیں کلام اور فقہ کے مسائل سے دیگئی ہیں

مؤلفہ

جناب مولوی محمد رکن الدین صاحب دانا سہسرامی پروفیسر مدرسہ نظامیہ فرنگی محل شہر لکھنؤ

حسب فرمائش حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب باہتمام محمد عبد المجید غفر لہ اللہ المجید

مطبع مجیدی کانپور میں طبع ہوا

سنہ ۱۹۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

مقدمہ

منطق پڑھنے والون کی دشواریان دیکھکر میرا عرصہ سے خیال تھا کہ سلیس اردو مین ایک ایسی کتاب لکھی جائے جسمین مسائل اور مصطلحات منطقیہ کی پوری تشریح ہو اسکا طرز بیان ایسا ہو جو انکی دقتون کو بہت کچھ کم کر دے میرا جو طرز عمل منطق کی تعلیم مین رہا اسمین بہت کامیابی ہوئی اسنے اور مرے اس خیال کو راسخ کر دیا۔ مدرسۂ نظامیہ فرنگی محل مین جب سے مجکو پڑھانے کی عزت حاصل ہوئی اس خیال مین برابر تحریک ہوتی رہی کیون نہ ہوتی جب میرے سر خود منطق کی تعلیم پڑی تو اور کون دن اور موقع تھا جو اس خیال کی تکمیل ہوتی۔ مگر افسوس اسکا ہے کہ اتنے دنون کا خیال اور اسکی تکمیل صرف آٹھ یا دس گھنٹے مین ہوئی جلدی ایسی تھی کہ نہ کوئی کتاب دیکھنے کا موقع ملا نہ جو کچھ معلوم تھا اسی مین غور و فکر کر سکے جو سرسری خیال مین آیا لکھتے چلے گئے اپنے خیال مین تو کوئی بات چھوڑی نہین اور یون تو بشر ہون جو نہ چھوٹا ہو جہان نہ غلطی ہوئی ہو۔ اول آپ عتراضانہ نظر نہ ڈالین۔ اگر آپ اس سے کسی طرح احتراز نہ کر سکین تو میرے لیے بھی الانسان مرکب من الخطاء و النسیان کا پردہ بہت ہے۔

مجھے آپ کی ممنونیت کا بڑا موقع ملے اگر آپ دوستانہ اسکے نقائص سے مطلع کرین یہ نے لکھا تو ہے صرف عزیزان محمد ایوب صبغۃ اللہ حمایۃ الحسن وقایۃ الحسن عبد السلام بشیر احمد عبد الاحد ایوب ثانی محمد ولی کے لیے پھر زیادہ خیال اپنے استاد الاستاد غفران مآب سید العلما جناب مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب فرنگی محلی کے نواسے محمد ایوب سلمہٗ کا تھا گویا یہی لوگ اسکے علت غائی کہے جا سکتے ہین۔ مگر دعا ہے کہ خدا کل اطفال قوم کو اس سے نفع دے اور میری اس خدمت کو جو در حقیقت قومی خدمت ہے قوم کے لیے قبول فرمائے اور اپنے رسول کے صدقے مقبول عام کر دے۔

محمد رکن الدین دانا

فرنگی محل لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ کا استعمال دو معنون مین آتا ہی مقدمتہ الکتاب مقدمتہ العلم

مقدمتہ الکتاب: جو مفید اور مرتبط ہونے کی وجہ سے مقصود سے پہلے بیان کیا جائے۔

مقدمتہ العلم: جسپر علم کا شروع کرنا موقوف ہو۔

کتاب: جسکی ترتیب وضع مقصود ہو۔ یہ الفاظ معنی نقوش کے مجموعہ کا نام ہی یا الگ الگ ہر ایک کا۔

مقدمہ مین تین چیزین بیان کی جاتی ہین تعریف۔ غرض۔ موضوع

تعریف: منطق وہ قاعدہ کلیہ ہی جسکی رعایت ذہن کو خطاے فی الفکر سے بچاتی ہی۔

ذہن: اس قوت کا نام ہی جسکے ذریعہ سے چیزون کا ادراک یا علم ہو۔

فکر: معلومات کو ترتیب دیکر مجہولات کا حاصل کرنا۔

غرض: ذہن کو خطاے فی الفکر سے محفوظ رکھنا۔

موضوع: جسکے عوارض ذاتیہ سے اس علم مین بحث کرین عوارض ذاتیہ کی تین صورتین ہین

اول بذات موضوع کو لاحق ہو جیسے تعجب جو ذات انسان کو لاحق ہی دوسرے کسی امر مساوی کے واسطہ سے لاحق ہو جیسے ضحک جو انسان کو بواسطہ تعجب کے لاحق ہی تیسرے بواسطہ جزو کے لاحق ہو جیسے مشی جو انسان کو بواسطہ اسکے جزو حیوان کے لاحق ہی۔

منطق کا موضوع معرف و حجۃ ہے۔

معرف: وہ معلومات تصوریہ ہین جنسے مجہولات تصوریہ حاصل ہون۔

حجۃ: وہ معلومات تصدیقیہ ہین جنسے مجہولات تصدیقیہ حاصل ہون۔

علم - کسی شے کی صورت کا ذہن مین حاصل ہو جانا۔

تصور مطلق اسکا استعمال بھی علم کے معنی مین آتا ہی۔

علم کی دو قسمین ہین تصور فقط - تصدیق یا تصور مع الحکم

تصور فقط وہ علم ہی جسمین کسی قسم کا حکم نہو یا جسمین نسبت کا اعتقاد نہ ہو۔

تصدیق وہ علم ہی جسمین کسی قسم کا حکم ہو یا جسمین نسبت خبریہ کا اعتقاد ہو جیسے خدا ایک ہی یا اُسکا شریک نہین ہی۔

حکم کسی شے کو کسی کی طرف ایجاباً یا سلباً منسوب کرنا۔

ایجاب ایقاع نسبت کا نام ہی جیسے محمد خدا کے رسول ہین تو رسول ہونے کی نسبت ہمنے محمد صلعم کے ساتھ قائم کی۔

سلب انتزاع نسبت کا نام ہی جیسے کہین کہ خدا محتاج نہین ہی تو محتاج ہونے کی نسبت خدا سے انتزاع یعنی دور کردی۔

بحث الالفاظ

تنبیہ منطقی بالذات معنی سے بحث کرتے ہین مگر معنی کا سمجھنا اور بتلانا بغیر الفاظ کے ممکن نہین ہی یہی سبب ہی کہ کچھ حصہ الفاظ کا بھی بیان کیا جاتا ہی۔

دلالت کسی شے کا اسطرح ہونا کہ جب ہم اُسکو جانین تو اُسکے جاننے سے ہمیشہ دوسری شے کا جاننا لازم آئے۔ اسکے دو طرف ہین دال مدلول۔

دال جس سے کسی شے کو جانین۔

مدلول جو کسی شے سے جانا جائے۔

دلالت کی تین قسمین ہین عقلیہ طبعیہ وضعیہ پھر ان مین سے ہر ایک کی دو دو قسمین

ہین لفظیہ اور غیر لفظیہ تو کل دلالت کی چھ قسمین نکلتی ہین عقلیہ لفظیہ عقلیہ غیر لفظیہ اسیطرح طبعیہ اور وضعیہ بھی۔

عقلیہ وہ دلالت ہے جو باعتبار اقتضاے عقل کے ہو لفظیہ جیسے دلالت لفظ دیز کی پکارنیوالے کے وجود پر غیر لفظیہ جیسے دلالت مصنوع کی وجود صانع پر۔

طبعیہ وہ دلالت ہی جو باعتبار اقتضاے طبع کے ہو لفظیہ جیسے دلالت آہ آہ کی درد پر غیر لفظیہ جیسے دلالت سرخی کی شرمندگی پر۔

وضعیہ وہ دلالت ہی جو باعتبار اقتضاے وضع کے ہو لفظیہ جیسے تمام اصطلاحات نحویہ صرفیہ۔ منطقیہ۔ غیر لفظیہ جیسے میل یا فرلانگ کی دلالت مسافت کے اندازہ پر

وضع کسی شے کو کسی شے کے ساتھ اسطرح خاص کرنا کہ جب شے اول کو سمجھین تو اس سے شے ثانی کو بھی سمجھ لین۔

منطقی ان چھون دلالتون ہین صرف دلالت وضعیہ لفظیہ سے بحث کرتے ہین کیونکہ تمام معانی کا سمجھنا اور سمجھانا صرف اسی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہی دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمین ہین مطابقی۔ تضمنی۔ التزامی۔

مطابقی وہ دلالت ہی جسمین لفظ اپنے تمام معنے موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے دلالت لفظ انسان کی تمام معنی حیوان اور ناطق پر۔

تضمنی وہ دلالت ہی جسمین لفظ اپنے جزو معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے دلالت لفظ انسان کی صرف معنے حیوان یا ناطق پر۔

التزامی وہ دلالت ہی جسمین لفظ اپنے خارج معنے موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے دلالت لفظ انسان کی قابل علم اور قابل صنعۃ الکتابت پر۔

یادرکھو کہ دلالت التزامی مین لزوم ذہنی کی شرط ہی بغیر لزوم ذہنی کے یہ دلالت
نہین پائی جاسکتی۔

لزوم ذہنی ہونا امر خارج کا اسطرح سے کہ تصور موضوع لہ کا بغیر اسکے تصور کے محال ہو۔

جو لفظ اپنے معنی پر بالمطابقت دلالت کرتا ہی اسکی دو قسمین ہین مفرد۔ مرکب۔

مفرد وہ لفظ ہے جسمین لفظ کے جزو کی دلالت معنے مقصود کے جزو پر مقصود نہو۔ اسکے
پائے جانے کی چار صورتین ہین اول لفظ کے جزو نہو جیسے ہمزہ استفہام دوسرے
جزو ہو مگر معنی کے جزو پر نہ دلالت کرتا ہو جیسے حسن حسین تیسرے لفظ کا جزو معنی کے جزو پر
دلالت کرتا ہو مگر معنے مقصود جزو پر نہین دلالت کرتا جیسے عبدالاحد عبدالقاسم یا
عبدالسلام (جس حال مین کہ یہ کسی کا نام ہو) چوتھے معنی مقصود کے جزو پر دلالت بھی
کرتا ہو مگر وہ دلالت مقصود نہو جیسے حیوان ناطق اگر کسی کا نام رکھدین۔

مرکب وہ لفظ ہی جسمین لفظ کے جزو کی دلالت معنی مقصود کے جزو پر مقصود ہو جیسے خالق العباد
بندے کے پیدا کرنے والے پر۔

مفرد کی تین قسمین ہین۔ اسم کلمہ ادات۔

اسم وہ مفرد ہے جو اپنے معنے مستقل پر دلالت کرے اور اپنی ہیئت صیغہ کی وجہ سے
کسی زمانہ کے ساتھ مقترن نہو۔

کلمہ وہ مفرد ہے جو اپنے معنے مستقل پر دلالت کرے اور اپنی ہیئتہ صیغیہ کی وجہ سے کسی
زمانہ کے ساتھ مقترن ہو۔

ادات جو معنی مستقل نہ رکھے۔

اسم کی سات قسمین ہین علم متواطی مشکک مشترک منقول حقیقت مجاز۔

دلیل حصر

اسم کے معنی واحد ہونگے یا کثیر اگر واحد ہین تو متعین ہین یا غیر متعین اگر متعین ہین اور ضمیر اور اشارہ اور معہود نہین ہے تو علم اگر متعین نہین ہین تو یا اسکا صدق اپنے ہر فرد پر برابر ہی یا نہین اگر برابر ہی تو متواطی اگر برابر نہین ہی بلکہ اسمین تفاوت ہو اولے اور اقدم کا تو مشکک اور اگر اسکے معنی کثیر ہین تو اُسکی وضع ہر معنے کے لیے برابر ہے یا نہین اگر برابر ہے تو مشترک اگر برابر نہین ہے بلکہ پہلے ایک معنے کے لیے وضع کیا گیا پھر دوسرے معنی مین مستعمل ہوا تو اول متروک ہو گئے یا نہین اگر متروک ہو گئے تو منقول اگر متروک نہین ہوے تو معنی اول مین اگر مستعمل ہو تو حقیقۃ اور معنی ثانی مین مستعمل ہو تو مجاز۔

علم وہ اسم ہی جسکے معنی واحد اور متعین ہون اور اسم اشارہ ضمیر معہودہ نہو جیسے یونس اور ادریس قطب۔

متواطی وہ اسم ہی جسکے معنی واحد غیر متعین ہون اور اسکا صدق اپنے ہر فرد پر مساوی ہو جیسے انسان۔

مشکک وہ اسم ہی جسکے معنی واحد اور غیر متعین ہون اور اسکا صدق اپنے افراد پر برابر نہو بلکہ اولی اقدم کا تفاوت ہو۔

اقدم شئے اول پر صادق آنا علت بنگیا ہو شئے ثانی پر صادق آنے کی جیسے وجود بہ نسبت واجب تعالی اور ممکن کے۔ کیونکہ وجود واجب علت بنگیا ہی ممکن پر صادق آنے کی۔

واجب جسکا وجود ضروری ہو۔

ممکن جسکا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم

ممتنع	جسکا عدم ضروری ہو۔
مشترک	وہ اسم ہی جسکے معنی کثیر ہون اور اُسکی وضع ہر معنے کے لیے مساوی ہو جیسے لفظ عین
منقول	وہ اسم ہی جسکے معنی کثیر ہون اور اسکی وضع ہر معنی کے لیے مساوی نہو بلکہ پہلے ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا پھر نقل کر کے دوسرے معنی مین مستعمل ہوا اور معنی اول متروک ہو گئے۔ اسکی تین قسمین ہین منقول عرفی منقول شرعی منقول اصطلاحی۔
منقول عرفی	جسکا ناقل عرف عام ہو جیسے لفظ دابہ کہ پہلے موضوع ہوا کل اُن چیزون کے لیے جو زمین پر چلین مگر عرف عام نے صرف چوپاؤن کے لیے نقل کرلیا۔
منقول شرعی	جسکی ناقل شرع ہو جیسے الصّلوۃ کہ پہلے دعا کے معنی مین تھا اور اب ارکان مخصوصہ مین مستعمل ہے۔
منقول اصطلاحی	جسکی ناقل کوئی خاص جماعۃ ہو جیسے نحویون کی اصطلاح۔
حقیقت	وہ اسم ہی جو اپنے موضوع لہ اول مین مستعمل ہو جیسے لفظ شیر کہ اسکی وضع حیوان مفترس کے لیے تھی مگر بہادر آدمی کو بھی کہتے ہین اگر درندہ کے معنی مین مستعمل ہو تو حقیقت ہی
مجاز	وہ اسم ہی جو اپنے ثانی موضوع لہ مین مستعمل ہو جیسے لفظ شیر جب بہادر آدمی کے معنی مین مستعمل ہو۔
	مرکب کی دو قسم ہین تام ناقص۔
تام	وہ مرکب ہی جسپر سکوت صحیح ہو۔ ایجاب جیسے خدا عادل ہی نماز روزے فرض ہین سلب جیسے (حضرت) عیسیٰ خدا کے بیٹے نہین ہین خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا
ناقص	وہ مرکب ہی جسپر سکوت نہ صحیح ہو۔
	مرکب تام کی دو قسمین ہین خبر اور غیر خبر

خبر وہ مرکب تام ہے جو محتمل صدق وکذب ہو اسی کو قضیہ بھی کہتے ہین۔

غیر خبر جسمین صدق اور کذب کا احتمال نہو۔

اسکی دو صورتین ہین طلب فعل پر دلالت کرتا ہی یا نہین اگر دلالت کرتا ہی تو اسکی تین صورتین ہین امر سوال التماس

امر جو طلب فعل پر دلالت صیغیہ کرکے استعلا کے ساتھ دلالت کرے۔

سوال جو طلب فعل پر عجز وانکساری کے ساتھ دلالت کرے۔

التماس جو طلب فعل پر برابری کے ساتھ دلالت کرے۔

اگر طلب فعل پر دلالت نہین کرتا تو اسکو تنبیہ کہتے ہین اور اسی مین انشا کی بقیہ قسمین داخل ہین۔

مرکب ناقص کی بھی دو قسمین ہین تقییدی اور غیر تقییدی۔

تقییدی جسمین جزو ثانی جزو اول کی قید ہو جیسے رسول اللہ

غیر تقییدی جسمین جزو ثانی اول کی قید نہ ہو جیسے فی الصلوٰۃ

مترادف ایسے دو لفظ ہین جنکے معنے ایک ہون جیسے اسد اور لیث کہ دونونکے معنے شیر کے ہین

متبائنان ایسے دو لفظ ہین جنکے معنی مختلف ہون جیسے حجر اور شجر۔

بحث المعنی

معنی جو چیز ذہن مین حاصل ہو اور اسی کو مفہوم بھی کہتے ہین۔

مفہوم کی دو قسمین ہین جزئی کلی۔

جزئی وہ مفہوم ہی جو اپنی ذات کے اعتبار سے کثیرین پر صادق نہ آئے یا اسکا نفس تصور وقوع شرکت سے مانع ہو جیسے علی عثمان۔

کلی وہ مفہوم ہی جو اپنی ذات کے اعتبار سے کثیرین پر صادق آئے یا اُسکا نفس تصور وقوع شرکت سے مانع نہ ہو۔

کلی کے پائے جانے کی چھ صورتین ہین اوّل اسکے فرد کا پایا جانا ممتنع ہی جیسے شریک الباری دوسرے ممکن تو ہی مگر پائی نہین جاتی جیسے عنقا تیسرے پائی تو جاتی ہی مگر صرف ایک اور دوسرے کا پایا جانا ممکن ہی جیسے شمس وقمر چوتھے ایک ہی فرد پائی جاتی ہی اور دوسرے کا پایا جانا ممتنع ہی جیسے واجب الوجود پانچوین اسکے افراد بہت پائے جاتے ہون مگر متناہی جیسے سبعہ سیارہ چھٹے بہت پائے جاتے ہون اور غیر متناہی جیسے انسان۔

کلّیات خمسہ

کلی کی پانچ قسمین ہین نوع جنس فصل خاصہ عرض عام۔

دلیل حصر

کلی اپنے افراد کی عین حقیقت ہوگی یا داخل حقیقت ہوگی یا خارج حقیقت اگر عین ہی تو نوع اگر داخل ہی تو یا اپنے افراد کے مساوی ہی یا نہین اگر مساوی نہین ہی تو جنس اگر مساوی ہی تو فصل (اسکو یون بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر داخل حقیقت ہی تو یا تمام مشترک ہی یا نہین اگر ہی تو جنس اگر نہین ہی تو فصل) اگر خارج حقیقت ہی تو ایک حقیقت کے ساتھ مختص ہی یا نہین اگر مختص ہی تو خاصہ ورنہ عرض عام۔

نوع وہ کلی ہی جو کثیرین متفقین بالحقائق پر ما ہو کے جواب مین محمول ہو جیسے انسان

جنس وہ کلی ہی جو تمام مشترک ہو اور کثیرین مختلفین بالحقائق پر ما ہو کے جواب مین محمول ہو جنس کی دو قسمین ہین قریب بعید۔

قریب وہ جنس ہی جو اپنے ہر فرد کے جواب مین محمول ہو جیسے حیوان۔

بعید — وہ جنس ہی جو اپنے ہر فرد کے جواب مین محمول نہ ہو جیسے جسم نامی۔

فصل — وہ کلی ہی جو ایٔ شئ ہو فی ذاتہ کے جواب مین محمول ہو اور اپنے افراد کو مشارکات جنسیہ سے تمیز دے اسکی بھی دو قسمین ہین قریب اور بعید۔

قریب — وہ فصل ہی جو اپنے افراد کو جنس قریب کی مشارکت سے تمیز دے جیسے ناطق۔

بعید — وہ فصل ہی جو اپنے افراد کو جنس بعید کی مشارکت سے تمیز دے جیسے حساس۔

خاصّہ — وہ کلی ہی جو خارج ذات ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ مختص ہو جیسے ضحک۔

عرض عام — وہ کلی ہی جو خارج ذات ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ مختص نہو جیسے مشی۔

جو کلی خارج ذات ہی اسکی دو قسمین ہین لازم مفارق۔

لازم — وہ عرض ہی جسکا ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اسکی دو صورتین ہین لازم ماہیت جیسے زوجیت اربعہ کے لیے لازم وجود جیسے سیاہی حبشی کے لیے۔

مفارق — وہ عرض ہی جسکا ماہیت سے جدا ہونا ممکن ہو اسکی بھی دو صورتین ہین سریع الزوال جیسے سرخی شرمندگی کی بطی الزوال جیسے شباب یا جوانی۔

لازم کی دو قسمین ہین بیّن غیر بیّن۔

بیّن — وہ لازم ہی جسکے لزوم پر دلیل کی حاجت نہ ہو جیسے فردیت واحد کے لیے۔

غیر بیّن — وہ لازم ہی جسکے لزوم پر دلیل کی حاجت ہو جیسے حدوث عالم۔

نسب اربعہ

نسـ — نسبت کی چار قسمین ہین مساوی۔ عام خاص مطلق۔ من وجہ تبائن۔

مساوی — وہ نسبت ہی جو ایسی دو کلیون مین پائی جائے جنمین سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے کل فرد پر صادق آتی ہو جیسے انسان اور ناطق مین جو نسبت ہی۔

عام خاص مطلق	وہ نسبت ہی جو ایسی دو کلیون مین پائی جائے جسمین صرف ایک جانب سے صدق کلی ہو جیسے حیوان کلی اور انسان مین جو نسبت پائی جاتی ہی۔
من وجہ	وہ نسبت ہی جو ایسی دو کلیون مین پائی جائے جسمین کسی جانب سے صدق کلی نہو جیسے انسان اور ابیض مین جو نسبت ہی۔
تبائن	وہ نسبت ہی جو ایسی دو کلیون مین پائی جائے جسمین کوئی کلی کسی کلی کی کسی فرد پر نہ صادق آتی ہو جیسے حجر اور شجر مین جو نسبت پائی جاتی ہے۔
	یاد رکھو جزئی کا اطلاق کبھی جزئی اضافی مین بھی ہوتا ہی اسیطرح نوع کا بھی نوع اضافی مین۔
جزئی اضافی	وہ مفہوم ہی جو کسی عام مفہوم کے تحت مین ہو جیسے انسان کہ حیوان کے تحت مین ہی
نوع اضافی	وہ مفہوم ہی جو بلا واسطہ کسی جنس کے تحت مین ہو جیسے حیوان کہ جسم نامی کے تحت مین ہی

معرفات

تعریف	جو کسی شے پر اس غرض سے محمول ہو کہ اُسکے علم کا فائدہ دے اُس کی چار قسمین ہین حد تام۔ حد ناقص۔ رسم تام۔ رسم ناقص۔
حد تام	وہ معرّف ہی جو جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان اور ناطق سے۔
حد ناقص	وہ معرّف ہی جو جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق سے۔
رسم تام	وہ معرّف ہی جو جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے
رسم ناقص	وہ معرّف ہی جو جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف

جسم ضاحک سے محض خاصہ یا عرض عام سے جو تعریف ہوتی ہے اُسکو بھی رسم کہتے ہین۔

تعریف کی دو صورتین ہین حقیقی اور لفظی۔

حقیقی — وہ تعریف ہی جس سے ایسی چیز کا علم حاصل ہو جو پہلے سے نہ تھا۔

لفظی — وہ تعریف ہی جو کسی لفظ کے معنی کی تفسیر کرے۔

تصدیقات

قضیہ — وہ قول ہے جسکے کہنے والے کو بغیر کسی قرینہ کے سچّا اور جھوٹا کہہ سکین۔

قضیہ کی دو قسمین ہین حملیہ شرطیہ۔

حملیہ — وہ قضیہ ہی جسکی ترکیب ایسے دو لفظ سے ہو جو مفرد یا حکم مین مفرد کے ہون یا اسمین کسی شے کے ثبوت یا نفی کا حکم کرین جیسے اللہ موجود اللہ لیس بظالم۔

شرطیہ — وہ قضیہ ہی جسکی ترکیب دو قضیون سے ہو یا اسمین کسی شی کے ثبوت یا نفی کا حکم نہو۔

حملیات

یاد رکھو کہ قضیہ حملیہ کے جزو اول کو موضوع اور ثانی کو محمول اور جو انکے مابین علاقہ ہی اسپر جو لفظ دال ہو اُسکو رابطہ کہتے ہین اور شرطیہ کے جزو اول کو مقدم اور ثانی کو تالی۔

قضیہ حملیہ — کی باعتبار موضوع کے چار قسمین ہین۔ شخصیہ طبعیہ محصورہ مہملہ۔

دلیل حصر

قضیہ حملیہ کا موضوع جزئی حقیقی ہوگا یا کلی اگر جزئی ہی تو شخصیہ و مخصوصہ اگر کلی ہے تو حکم افراد پر ہے یا مفہوم اور ذات پر اگر مفہوم پر ہی تو طبعیہ اگر افراد پر ہی تو مقدار افراد کی بیان کی گئی ہی یا نہین اگر بیان کی گئی ہی تو محصورہ اور مسورہ ورنہ مہملہ۔

شخصیہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع جزئی حقیقی یا شخص معین ہو جیسے القرآن کتاب اللہ اسکو مخصوصہ بھی کہتے ہین۔
طبعیہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع کلی ہو اور حکم اسکے مفہوم پر ہو جیسے الانسان نوع۔
محصورہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع کلی ہو اور حکم افراد موضوع پر ہو اور اسکی مقدار بھی بیان کیگئی ہو اسکو مسورہ بھی کہتے ہین۔
سور	وہ لفظ ہے جسکے ذریعہ سے مقدار بیان کیجائے محصورہ کی چار قسمین ہین موجبہ کلیہ موجبہ جزئیہ (جیسے کل نبی معصوم) سالبہ کلیہ سالبہ جزئیہ۔ موجبہ کلیہ کا سور کل جزئیہ کا بعض سالبہ کلیہ کا لا شے لا واحد (لا شئ من المشرک بمغفور، بعض الصلوٰۃ لیس بفرض) جزئیہ کا بعض لیس لیس بعض لیس کل۔
مہملہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع کلی ہو اور حکم اسکے افراد پر ہو لیکن اسکی مقدار نہ بیان کی گئی ہو جیسے المسلم فی الجنۃ۔
	پھر قضیہ حملیہ کی باعتبار وجود موضوع کے تین قسمین ہین خارجیہ حقیقیہ ذہنیہ۔
خارجیہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع نفس الامر اور خارج مین ہو جیسے اللہ رازق اللہ قادر۔
حقیقیہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع مقدرۃ الوجود ہو جیسے العنقاء طائر اللہ جال رجل (یحیٰ)
ذہنیہ	وہ حملیہ ہے جسکا موضوع فی الواقع ذہن ہین ہو۔
	پھر قضیہ حملیہ کی باعتبار اطراف یعنی موضوع اور محمول کے تین قسمین ہین معدولہ محصلہ بسیطہ
معدولہ	وہ قضیہ ہے جسمین حرف سلب کسی کا جزو واقع ہو اسکی تین قسمین ہین معدولۃ الموضوع معدولۃ المحمول معدولۃ الطرفین۔
معدولۃ الموضوع	جسمین حرف سلب موضوع کا جزو واقع ہو جیسے اللاحی جماد۔
معدولۃ المحمول	جسمین حرف سلب محمول کا جزو واقع ہو جیسے الجماد لاحی۔

معدولۃ الطرفین | جسمین حرف سلب دونون کا جزو واقع ہو جیسے اللاحی لاعالم۔

محصلہ | وہ حملیہ ہی جسمین حرف سلب کسی کا جزو نہ ہو اور وہ قضیہ موجبہ ہو جیسے عذاب القبر حق

بسیطہ | وہ حملیہ ہی جسمین حرف سلب کسی کا جزو نہو اور قضیہ سالبہ ہو جیسے محمد لیس بساحر۔

موجہات

پھر قضیہ حملیہ باعتبار نسبت کے دو قسمین ہین موجہ اور مطلقہ۔

موجّہ | وہ قضیہ حملیہ ہی جسمین قضیہ کی نسبت کی کیفیت بیان کی جائے وہ نسبت جس لفظ سے بیان کی جاتی ہی اسکو جہت کہتے ہین۔

مطلقہ | وہ قضیہ ہی جسمین نسبت کی کیفیت نہ بیان کی جائے۔

موجّہ کی دو قسمین ہین بسیطہ مرکبہ۔

بسیطہ | وہ موجہ ہی جسمین ایک نسبت ہو۔

مرکبہ | وہ موجہ ہی جسمین دو نسبتین ایسی ہون جو ایجاب و سلب مین مختلف اور صدق و کیفیت مین متفق ہون۔ اسمین دو قضیے ہوتے ہین ایک صراحۃ مذکور ہوتا ہی اور ایک کی طرف لاضرورۃ یا لادوام سے اشارہ ہوتا ہے۔

بسیطہ کی چار قسمین ہین ضروریہ۔ مطلقہ۔ دائمہ۔ ممکنہ

ضروریہ کی چار قسمین ہین ضروریہ مطلقہ۔ مشروطہ عامہ۔ وقتیہ مطلقہ۔ منتشرہ مطلقہ۔

ضروریہ مطلقہ | وہ موجّہ ہی جسمین ثبوت محمول کا موضوع کے لیے یا سلب محمول کا موضوع کے لیے جبتک ذات موضوع کی موجود ہی ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل انسان حیوان و بالضرورۃ ولا شیٔ من الانسان بحجر۔

مشروطہ عامہ | وہ موجبہ ہی جسمین ثبوت محمول کا یا سلب محمول کا موضوع کے لیے جبتک موضوع کسی

وصف کے ساتھ موصوف ہی ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا و بالضرورۃ لاشئی من المؤمنین بکافر مادام مومنا۔

وقتیہ مطلقہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت محمول کا موضوع کے لیے یا سلب محمول کا موضوع کے لیے کسی وقت معین مین ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض۔

منتشرہ مطلقہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت محمول کا یا سلب محمول کا موضوع کے لیے وقت غیر معیّن مین ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل انسان متنفس فی وقت ما۔

مطلقہ کی بھی دو قسمین ہین مطلقہ عامہ حینیہ مطلقہ۔

مطلقہ عامہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت محمول کا یا سلب محمول کا فی الواقع یعنی بالفعل ہو جیسے کل انسان کاتب بالفعل۔

حینیہ مطلقہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت محمول کا موضوع کے لیے یا اسکا سلب اوقات وصف مین سے کسی وقت مین واقع ہین ہو جیسے کل کاتب متحرک الاصابع حین ہو کاتب

دائمہ کی بھی دو قسمین ہین دائمہ مطلقہ عرفیہ عامہ

دائمہ مطلقہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت محمول کا موضوع کے لیے یا سلب محمول کا موضوع کے لیے جبتک ذات موضوع کی موجود ہی دائمی ہو جیسے بالدوام کل فلک متحرک۔

عرفیہ عامہ وہ موجہہ ہی جسمین ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کیلیے جبتک موضوع کسی وصف کے ساتھ موصوف ہی دائمی ہو جیسے بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا

ممکنہ کی چار قسمین ہین ممکنہ عامہ حینیہ ممکنہ عرفیہ ممکنہ دائمہ ممکنہ۔

ممکنہ عامہ وہ موجہہ ہو جسکا جانب مخالف ضروری نہ ہو جیسے بالامکان العام کل انسان حیوان۔

حینیہ ممکنہ	وہ موجہہ ہی کہ جسمین قضیہ کی جانب مخالف اوقات وصف مین ضروری نہین جیسے بالامکان العام کل کاتب متحرک الاصابع حین ہو کاتب۔
عرفیہ ممکنہ	وہ موجہہ ہی جسمین قضیہ کی جانب مخالف وقت معین مین ضروری نہو جیسے بالامکان العام کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض۔
دائمہ ممکنہ	وہ موجہہ ہی جسمین قضیہ کی جانب مخالف کسی وقت مین ضروری نہو جیسے بالامکان کل انسان متنفس فی وقت ما۔
	مرکبہ کی سات قسمین ہین مشروطہ خاصہ وقتیہ منتشرہ عرفیہ خاصہ۔ وجودیہ لاضروریہ وجودیہ لادائمہ۔ ممکنہ خاصہ۔
مشروطہ خاصہ	وہ مشروطہ عامہ ہی جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لادائما۔
وقتیہ	وہ وقتیہ مطلقہ ہی جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض لادائما۔
منتشرہ	وہ منتشرہ مطلقہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل انسان متنفس فی وقت ما لادائما۔
عرفیہ خاصہ	وہ عرفیۂ عامہ ہی جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لادائما۔
وجودیہ لاضروریہ	وہ مطلقہ عامہ ہی جو مقید ہو لاضرورت ذاتی سے جیسے کل انسان کاتب بالفعل لابالضرورۃ
وجودیہ لادائمہ	وہ مطلقہ عامہ ہی جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے کل انسان کاتب بالفعل لابالدوام الذاتی۔
ممکنہ خاصہ	وہ قضیہ ہی جسمین یہ حکم ہو کہ قضیہ کی دونون جانب ضروری نہین جیسے کل انسان

کاتب بالامکان الخاص بلا ضرورۃ جانب الموافق۔

اسے یاد رکھو کہ لا دوام اشارہ ہے مطلقہ عامہ کی طرف اور لا ضرورت ممکنہ عامہ کیطرف

شرطیات

شرطیہ کی دو قسمین ہین متصلہ منفصلہ۔

متصلہ وہ شرطیہ ہے جسمین ایک شے کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حکم کرین دوسری شے کے ثبوت کی تقدیر پر جیسے ان کان الشمس طالعۃ فالنہار موجود و لیس البتہ ان کانت الشمس طالعۃ فاللیل موجود پہلا موجبہ دوسرا سالبہ ہے۔

شرطیہ متصلہ کی دو قسمین ہین لزومیہ اتفاقیہ۔

لزومیہ وہ متصلہ ہے جسمین اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے ہو۔

علاقے تین ہین اول مقدم تالی علت معلول ہون دوسرے دونون معلول ہون کسی تیسری علت کے تیسرے دونون مین علاقہ تضائف ہو۔

علت جو کسی کے وجود کا باعث ہو۔

معلول جو کسی سے موجود ہوا ہو۔

تضائف ایسی دو چیزون کے تعلق کا نام ہے جنمین ہر ایک کا سمجھنا دوسرے پر موقوف ہو جیسے اب اور ابن۔

منفصلہ وہ شرطیہ ہے جسمین منافات یا عدم منافات کا حکم ہو۔

اسکی تین قسمین ہین حقیقیہ مانعۃ الجمع مانعۃ الخلو۔

حقیقیہ وہ منفصلہ ہے جسمین منافات یا عدم منافات صدق اور کذب دونون مین ہو یعنی نہ دونون کا ایک ساتھ اجتماع ہو نہ ارتفاع جیسے العدد اما زوج او فرد

مانعۃ الجمع — وہ منفصلہ ہی جسمین محض صدق مین منافات یا عدم منافات ہو یعنی دونون ایک ساتھ جمع نہین ہوسکتی مگر خلو ممکن ہی جیسے ہذا الشئے اما شجر او حجر۔

مانعۃ الخلو — وہ منفصلہ ہی جسمین محض کذب مین منافات یا عدم منافات ہو یعنی دونون سے خلو نہین ہوسکتا ممکن ہی کہ جمع ہوجائین جیسے زید اما فی الماء او لا یغرق۔

پھر منفصلہ کی باعتبار کیفیت تنافی کے دو قسمین ہین عنادیہ اتفاقیہ۔

عنادیہ — وہ منفصلہ ہی جسمین منافات اجزا کی ذات یعنی کسی علاقہ کی وجہ سے ہو۔

اتفاقیہ — وہ منفصلہ ہی جسمین منافات بغیر کسی علاقہ کے ہو۔

پھر شرطیہ کی باعتبار مقدم کے چار قسمین ہین کلیہ جزئیہ شخصیہ مہملہ۔

کلیہ — وہ شرطیہ ہی جسمین مقدم کی جمیع تقادیر پہ حکم ہو جیسے کلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود

جزئیہ — وہ شرطیہ ہی جسمین مقدم کی بعض تقدیر پر حکم ہو جیسے قد یکون اذا کان الشئے حیوانا کان انسانا۔

شخصیہ — وہ شرطیہ ہی جسمین مقدم کی معیّن تقدیر پر حکم ہو جیسے ان جئتنی الیوم فاکرمتک۔

مہملہ — وہ شرطیہ ہی جسمین مقدم کی کسی تقدیر کا بیان نہو جیسے اذا کان الانسان رسولا کان نبیّا۔

تناقض

تناقض — دو قضیون کا ایجاب وسلب مین اسطرح مختلف ہونا کہ لذاتہ صدق ایک کا مستلزم ہو دوسرے کے کذب کو یا کذب اسکا دوسرے کے صدق کو باقی ان آٹھ چیزون مین اتحاد ہونا چاہیے۔

در تناقض ہشت وحدت شرط دان ؛ وحدت موضوع و محمول و مکان

وحدت شرط و اضافہ جزو کل قوت و فعل است در آخر زمان

اگر انمین سے کسی ایک مین بھی اتحاد نہ ہو تو تناقض نہین پایا جا سکتا۔

اسے یاد رکھو کہ نقیض ہمیشہ ایجاب کا سلب کلی کا جزئی آتا ہی اسیطرح اسکا عکس

یہ تو مطلقہ مین باقی موجہہ مین ضروریہ کا ممکنہ عامہ دائمہ کا مطلقہ عامہ

مشروطہ عامہ کا حینیہ ممکنہ عرفیہ عامہ کا حینیہ مطلقہ۔

یہ تو موجہہ بسیطہ کے نقیض کی صورت ہوئی رہا مرکبہ اسکے نقیض کی یہ صورت ہی

کہ کلیہ مین دونون جزو کا نقیض لیکر حرف تردید اما اور او لگا دینگے جیسے فرض کرو کہ

ہمین مشروطہ خاصہ کا نقیض لینا ہی یعنی بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام

کاتبا لا دائما تو اسمین دو قضیے ہین ایک تو مشروطہ عامہ بالضرورۃ کل کاتب

متحرک الاصابع مادام کاتبا جو صراحۃً مذکور ہی دوسرا مطلقہ عامہ جسکی طرف لا دائما سے اشارہ ہی

یعنی لاشئی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل تو مشروطہ عامہ کا نقیض حینیہ ممکنہ لیا

یعنے بعض الکاتب لیس بمتحرک الاصابع حین ہو کاتب (کیونکہ وہ موجبہ کلیہ تھا تو

نقیض سالبہ جزئیہ آئیگا) اور مطلقہ عامہ کا نقیض دائمہ لیا یعنی بعض الکاتب

متحرک الاصابع دائما تو انھین کے اول مین حرف تردید لگا کر یون کہین گے کہ اما بعض

الکاتب لیس بمتحرک الاصابع حین ہو کاتب و اما بعض الکاتب متحرک الاصابع دائما

یہ تو مرکبہ کلیہ کا نقیض ہوا باقی جزئیہ کا یہ طریقہ ہی کہ نقیض کی تردید نہین کرینگے بلکہ

محمول کے دونون نقیض مین تردید کرینگے بہ نسبت موضوع کے ہر ہر فرد کے جیسے

ہمین بعض الحیوان انسان بالفعل لا دائما کا نقیض لینا ہی تو مرکبہ کیطرح یون نہ لینگے

کہ اما لاشئی من الحیوان بانسان دائما و اما کل حیوان انسان دائما ورنہ جزئیہ در اسکے

نقیض دونون کاذب ہوجائینگے۔ بلکہ یون لیا جائیگا کہ کل حیوان اما انسان دائما

اولیس بانسان دائما

عکس

عکس کی دو قسمین ہین عکس مستوی عکس نقیض۔

عکس مستوی

قضیہ کے طرفین کو اسطرح ایک دوسرے کی جگہ کر دینا کہ اُنکا صدق اور کیف علیٰ حالہ باقی رہے۔

یاد رکھو کہ موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہی ورنہ وہ جگہ جہان محمول عام ہوتا ہی عکس کا صدق نہ باقی رہیگا جیسے فرض کرو کل انسان حیوان تو اگر اسکا عکس جزئیہ نہین بلکہ کلیہ لین یعنی کل حیوان انسان تو کاذب ہوجائیگا۔ حالانکہ عکس کے لیے صدق ضروری ہی موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ آتا ہی ورنہ لازم آیگا سلب الشئی عن نفسہ اور یہ محال تو جزئیہ کا عکس جزئیہ نہ آنا یہ محال وجہ ملازمہ ہم کہتے ہین کہ جزئیہ کا عکس جزئیہ صادق اگر یہ صادق نہین تو اسکا نقیض صادق اسکے نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائین تو نتیجہ سلب الشئے عن نفسہ نکلتا ہی یہ محال تو جسکو محال لازم وہ خود محال تو جب نقیض محال تو اصل ثابت۔

سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہی۔ ورنہ لازم آیگا سلب الشئی عن نفسہ الخ کما مر آنفا سالبہ جزئیہ کا عکس ہی نہین آتا ورنہ وہ جگہ جہان موضوع عام ہو عکس کاذب ہوجائیگا جیسے فرض کرو بعض الحیوان لیس بانسان تو اگر اسکا عکس لین بعض الانسان لیس بحیوان تو کاذب ہوگا یہ مطلقہ کا عکس ہوا باقی موجہ کا موجبات مین ضروریہ دائمہ مشروطہ عامہ عرفیہ عامہ کا عکس حینیہ مطلقہ آتا ہی مشروطہ خاصہ عرفیہ خاصہ

کا عکس حینیہ مطلقہ جو مقید ہو لا دوام سے وقتیہ مطلقہ منتشرہ مطلقہ مطلقہ عامہ کا
مطلقہ عامہ آتا ہی اور سوالبات مین ضرور یہ مطلقہ دائمہ مطلقہ کا عکس دائمہ مطلقہ آتا ہی
مشروطہ عامہ عرفیہ عامہ کا عکس عرفیہ عامہ آتا ہی مشروطہ خاصہ عرفیہ خاصہ کا
عکس عرفیہ عامہ جو مقید ہو لا دوام فی البعض سے (اس سے اشارہ مطلقہ عامہ
موجبہ جزئیہ کی طرف ہی۔

عکس النقیض مین دو مذہب ہین ایک قدما کا دوسرے متاخرین کا۔

مذہب قدما طرفین قضیہ کے نقیض کو اس طرح ایک دوسرے کی جگہ رکھین کہ اسکا صدق اور کیف علی حالہ باقی رہے۔

مذہب متاخرین نقیض ثانی کو اول کی جگہ اور عین اول کو ثانی کی جگہ اسطرح رکھین کہ وہ ایجاب وسلب مین مختلف ہون۔

یہ یاد رکھو کہ عکس نقیض مین موجبات کا حکم وہی ہی جو عکس المستوی مین سوالب کا اسیطرح یہان کے سوالب کا وہی حکم ہی جو وہان کے موجبات کا۔

قیاسات

قیاس وہ قول ہی جسکی ترکیب ایسے قضیون سے ہو کہ جب وہ مان لیے جائین تو بذاتہا دوسرے قول کو مستلزم ہون۔

قیاس کی دو قسمین ہین اقترانی۔ استثنائی۔

اقترانی وہ قیاس ہی جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ ترتیبہ بالفعل مذکور نہو جیسے کل انسان حیوان وکل حیوان جسم فکل انسان جسم۔

استثنائی وہ قیاس ہی جسمین نتیجہ یا اسکا نقیض ترتیبہ مذکور ہو جیسے کلما کانت الشمس طالعۃ

فالنہار موجود لکن النہار موجود فالشمس طالعۃ۔

اشکال

قیاس اقترانی مین جو قضیہ موضوع کی جگہ ہوتا ہی اسکو صغری اور جو محمول کی جگہ ہو اسکو کبری اور جو اس قیاس مین مکرر آئے اُسے حد اوسط اور جو لازم قیاس ہو اسکو نتیجہ کہتے ہین۔

شکل — وہ ہیئتہ ہی جو حد اوسط کی وضع کی ترتیب سے پیدا ہو۔

شکل کی چار قسمین ہین

اول — وہ شکل ہی جسمین حد اوسط صغری مین محمول اور کبری مین موضوع ہو جیسے کل ب ج و کل ج د

دوم — وہ شکل ہی جسمین حد اوسط صغری کبری دونون مین محمول ہو جیسے کل ب ج ولاشئ من د ج۔

سوم — وہ شکل ہی جسمین حد اوسط دونون مین موضوع ہو جیسے ج ب و کل ج د

چہارم — وہ شکل ہی جسمین حد اوسط صغری مین موضوع اور کبری مین محمول ہو جیسے کل ج ب و کل د ج

شرائط انتاج

شکل اول — صغری موجبہ کبری کلیہ۔

شکل ثانی — اختلاف مقدمتین کلیتہ کبری۔

شکل ثالث — صغری موجبہ دونون مین سے ایک کلیہ۔

شکل رابع — اسکی ضرورت نہین پڑتی اسکا لکھنا بے سود ہے۔

ضرب

ضرب وہ ہیئت ہی جو صغریٰ کبریٰ کے ایجاب سلب مین اختلاف کی وجہ سے پیدا ہو۔
ضرب کی دو قسمین ہین منتجہ محتملہ

محتملہ وہ ضروب ہین جو محض احتمال عقلی سے پیدا ہون اور انسے کوئی نتیجہ نہ نکلے اور انتاج کے شرائط سے انکا اسقاط ہوجائے ہر شکل کی ضروب محتملہ سولہ نکلتی ہین جیسے صغریٰ موجبہ کلیہ لو اور اسکے ساتھ کبریٰ چارون محصورے ملاؤ اسی طرح صغریٰ کو چارون محصورے لو اور ہر ایک کے ساتھ کبریٰ چارون ملاؤ تو چار کو چار مین ضرب دینے سے سولہ ضربین حاصل ہوئین اسی طرح بقیہ اشکال مین بھی سولہ سولہ ضربین نکلتی ہین۔

منتجہ وہ ضروب ہین جنسے نتیجہ نکلتا ہو اور شرائط انتاج کے بعد باقی رہی ہون۔

ضروب منتجہ

شکل اول چار صغریٰ موجبہ کلیہ کبری موجبہ کلیہ صغریٰ موجبہ جزئیہ کبری موجبہ کلیہ صغریٰ موجبہ کلیہ کبری سالبہ کلیہ صغری موجبہ جزئیہ کبریٰ سالبہ کلیہ

اسقاط

ایجاب صغری سے آٹھ ضربین ساقط ہوگئین چار صغری جب سالبہ کلیہ ہوا اسکے ساتھ کبری چارون، چار صغری جب سالبہ جزئیہ ہوا اور چار کلیہ کبریٰ سے دو موجبہ جزئیہ اور دو سالبہ جزئیہ۔

شکل ثانی چار صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ سالبہ کلیہ صغریٰ موجبہ جزئیہ کبری سالبہ کلیہ صغری سالبہ کلیہ کبریٰ موجبہ کلیہ صغریٰ سالبہ جزئیہ کبری موجبہ کلیہ۔

اسقاط

آٹھ اختلاف مقدمتین سے چار کلیہ کبری سے۔

شکل ثالث چھ صغری موجبہ کلیہ کبری موجبہ کلیہ صغری موجبہ کلیہ کبری سالبہ کلیہ صغری موجبہ جزئیہ کبری موجبہ کلیہ صغری موجبہ جزئیہ کبری سالبہ کلیہ صغری موجبہ کلیہ کبری سالبہ جزئیہ صغری موجبہ کلیہ کبری موجبہ جزئیہ۔

اسقاط

آٹھ ایجاب صغری سے اور دو ایک دونون کی کلیہ سے

حجت کی تین قسمین ہین قیاس استقرا تمثیل

قیاس امر کلی سے امر جزئی پر حکم کرنا۔

استقرا امر جزئی سے کلی پر حکم کرنا۔

تمثیل امر جزئی سے جزئی پر حکم کرنا۔

یاد رکھو کہ استقرا اور تمثیل مفید ظن اور قیاس مفید یقین ہین۔

قیاس قیاس کی چند قسمین ہین برہانی جدلی خطابی شعری سفسطی۔

برہانی وہ قیاس ہی جو یقینیات سے مرکب ہو۔

یقین وہ اعتقاد ہی جو واقع کے مطابق ہو۔

جدلی وہ قیاس ہی جسکی ترکیب مشہورات اور مسلمات سے ہو۔

خطابی وہ قیاس ہی جسکی ترکیب مقبولات اور مظنونات سے ہو۔

ظن نسبت کا وہ علم راجح ہی جسکی جانب مخالف کو عقل تجویز کرے۔

شعری وہ قیاس ہے جسکی ترکیب مخیلات سے ہو۔

خیال	نسبت کا وہ علم ہی جس سے محکی عنہ کی حکایت مقصود نہ ہو۔
سفسطی	وہ قیاس ہی جسکی ترکیب وہمیات اور مشبہات سے ہو۔
وہم	نسبت کا وہ علم ہی جو عند العقل ضعیف اور مرجوح ہو۔
	قیاس برہانی کی چھ قسمین ہین اولیات مشاہدات تجربیات حدسیات متواترات فطریات
اوّلیات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق محض موضوع محمول کے تصور کے بعد ہو جائے اور عقل کو کسی دوسری شے کی حاجت نہ پڑے۔
مشاہدات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق محض حواس کے واسطہ اور اعانت سے ہو جاۓ اسکی دو قسمین ہین محسوسات وجدانیات۔
محسوسات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق محض حواس ظاہرہ کے ذریعہ سے ہو جیسے آفتاب روشن ہے۔
وجدانیات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق حواس باطنہ کے ذریعہ سے ہو جیسے مین بھوکھا ہون۔
تجربیات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق چند بار کے مشاہدہ کے بعد کسی خفی قیاس سے حاصل ہو جیسے لمبی ڈاڑھی چھوٹے سر والا بیوقوف ہوتا ہے شریر لڑکا ذہین ہوتا ہے۔
حدسیات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق ایسے قیاس سے حاصل ہو جو موضوع محمول کے تصور کو لازم تو نہین ہین لیکن اس قیاس کا سمجھ مین آنا بہت ہی آسان ہو جیسے آئینہ جو آفتاب کے مقابل ہی اسکا نور آفتاب سے حاصل ہی۔
متواترات	وہ قضایا ہین جنکی تصدیق کسی شے ممکن پر اتنے آدمیون کی شہادت سے ہو جنکا جھوٹ

پر اتفاق کر لینا عند العقل محال ہو جیسے سب آدمی حضرت آدم کی اولاد ہین۔

فطریات وہ قضایا ہین جنکی تصدیق ایسے قیاس سے حاصل ہو جو قضایا کے موضوع محمول کے تصور کو لازم ہے جیسے دو جفت تین طاق ہی۔

فطریات کی دو قسمین ہین لمّی انّی

لمّی وہ برہان ہی جسمین علت سے معلول پر دلیل لائین۔

انّی وہ برہان ہی جسمین معلول سے علت پر دلیل لائین۔

تمام شد

اَلفلسفہ

جسمین یونانی فلاسفہ کے خیالات۔ اُنکے فلسفہ کے مسائل مصطلحات انکی تعریفین براہین سلیس اردو مین نہایت روشن اور شستہ طریقہ سے بیان کیے گئے ہین۔

ابتدائی فلسفہ پڑھنے والون کے لیے یہ رسالہ جیسا مفید ہے وہ ظاہر ہے عربی سے ناواقف حضرات اگر فلسفہ قدیم سے واقف ہونا چاہین تو اُنکو سب سے زیادہ آسان اور کافی ذریعہ یہی ہے۔

اسمین اجسام عالم اسکی بساطت یا ترکیب جزو لا یتجزی کا ابطال ہیولی اور صورت کا اثبات انکا تلازم صورت نوعیہ شکل خیر طبیعی مکان حرکت سکون زمان وغیرہ کی مفصل اور ضروری بحثین ہین۔ اسکی قیمت صرف دو آنہ ہے۔

ناچیز مؤلف محمد رکن الدین دانا فرنگی محل۔ لکھنؤ۔

ضروری التماس

معزز ناظرین! مطبع مجیدی کا بتور اپنی دیانت داری اور راستبازی کیوجہ سے اپنے خریداروں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے تاجران باوقار اور عام خریداران و یار و امصار جیسی کچھ اُسکی عزت افزائی فرما رہے ہین وہ اُسکی خوش معاملگی کی نتائج سے ایک نتیجہ ہے مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بعونہ بہت مشہور ہے بیوپاریونکو جسقدر خاص کفایت اور متفرق خریدارونکو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اُسکا صحیح اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہین جنکو ایک بار بھی مطبع سے مال منگانیکا موقع ملا ہے: مندرجہ ذیل امور کے اہتمام کے ساتھ پابندی اور لحاظ سے جیسی کچھ روز افزون ترقی اس کارخانہ کو ہو رہی ہے معزز ناظرین پر مخفی نہین:

(۱) اس مطبع مین تقریباً تمام ہندوستان کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اُردو کتابونکا ذخیرہ اکثر موجود رہتا ہے (۲) حتی الامکان کتابین عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کی جاتی ہین:

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہین ہوئی یا چھپکر کمیاب ہو گئی وہ بدرجہ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ کی روانہ کی جاتی ہے اور جو صاحب لکھ دیتے ہین اُنکو خراب کتاب نہین روانہ کی جاتی ہے:

(۴) تاجران کتب (بیوپاریون) کے ساتھ جو مراعات کی جاتی ہین اور جس نرخ سے اُن کو مال روانہ کیا جاتا ہے اُس سے کم نرخ پر غالباً اور کسی تاجر سے بھی نہ مل سکے گا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جیسی رعایتین کیجاتی ہین اُسکا اندازہ مال منگانے پر ہو سکتا ہے:

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے:

(۷) تاجر (بیوپاریون) مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحب جو نکو کچھ نہ کچھ ایسی رعایتین ہین کہ بحیثیت مجموعی ہمارا دعوی ہے کہ انشاء اللہ العزیز ہر جگہ سے کفایت پڑیگی اور اُسپر عمدگی مال کا نفع لگتا ہے

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتبخانہ تجارتی مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمائش بھیجکر کارخانے کی دیانت و راستبازی کفایت رعایت۔ عمدگی مال وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرمائیے+

حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ و مالک مطبع مجیدی کانپور